جلد ۲۹ | ۱۵ وفا ۱۳۲۰ ش | ۱۹ جمادی الآخری ۱۳۶۰ھ | ۱۵ جولائی ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۵۸

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۶۰ھ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک عظیم الشان نشان کی یاد

کریٹ میں جو زبردست لڑائی حال میں ہوئی ہے۔ اس کی وجہ سے یہ جزیرہ بہت مشہور ہو چکا ہے۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے ایک نشان کے ایک حصہ کا تعلق اس جزیرہ سے بھی ہے۔ اس لئے اس سارے نشان کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے:۔

مئی ۱۸۹۷ء کا ذکر ہے۔ کہ حسین کامی ترکی قونصل متعینہ کراچی لاہور آئے۔ یہ سلطان عبد الحمید ثانی کا زمانہ تھا۔ اور ہندوستان کے مسلمان ترکوں کے ساتھ بے حد عقیدت رکھتے تھے۔ بعض احمدیوں نے لاہور میں کامی صاحب سے ملاقات کر کے انہیں تبلیغ کی۔ وہ اپنی کسی پوشیدہ مصلحت کے ماتحت قادیان آنے پر آمادہ ہو گئے۔ اور بڑے ادب کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ملاقات کی اجازت کے لئے خط تحریر کیا۔ چنانچہ بعد حصول اجازت وہ قادیان پہنچ گئے۔ اور دوسرے دن تخلیہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات کی جس کی تفصیل کا تو علم نہیں۔ تاہم حضور کے اشتہارات سے اتنا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ کسی خاص امر کی طرف حضور کو لانے کی کوشش کرتے رہے۔ اور اس کے لئے بظاہر دعا کی درخواست بھی کی۔ مگر حضور علیہ السلام کو ان کی باتیں گوارا نہ تھیں اور انہیں ناکام یہاں سے واپس جانا پڑا۔

قادیان سے واپسی پر اخبار ناظم الہند کے ایڈیٹر نے کسی خفیہ تجویز کے ماتحت تحریری طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ان سے رائے طلب کی۔ اور اس کے جواب میں انہوں نے حضور کے خلاف اظہار خیالات کیا۔ ایڈیٹر صاحب مذکور نے وہ جواب اپنے اخبار میں چھاپ دیا۔ اس کا چھپنا تھا۔ کہ مخالفین نے شور وشر سے آسمان سر پر اٹھا لیا اور عوام کو متاثر کر کے اشتعال دلانے کے لیے حسین کامی صاحب کو نائب خلیفۃ المسلمین کا منصب دے کر ان کی تحریر کو شرعی فتویٰ قرار دیدیا اور اس کی بہت تشہیر کی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۴ مئی ۱۸۹۷ء کو ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں لکھا:۔

”جب وہ میرے پاس آیا (حسین کامی) تو اس کی شکل دیکھنے سے ہی میری فراست نے یہ گواہی دی۔ کہ یہ شخص امین اور دیانتدار اور پاک باطن نہیں ہے“

اس اشتہار میں حضور نے سلطنت ترکی کے متعلق بھی بعض باتیں تحریر فرمائی ہیں۔ جن کے ذکر کی یہاں ضرورت نہیں۔ اور اس کے متعلق آخر میں پھر لکھا۔ کہ ”اس کے لئے بہتر تھا۔ کہ میرے پاس نہ آتا۔ میرے پاس سے ایسی بدگوئی سے واپس جانا اس کی سخت بدقسمتی ہے“ پھر فرمایا:۔

”اللہ جلشانہٗ جانتا ہے۔ جس پر جھوٹ باندھنا لعنت کا داغ خریدنا ہے۔ کہ اس عالم الغیب نے مجھے پہلے سے اطلاع دے دی تھی۔ کہ اس کی سرشت میں نفاق کی رنگ آمیزی ہے“

اس اشتہار کی اشاعت پر پھر مسلمانوں میں شور برپا ہوا جس کے دوران میں حسین کامی صاحب کو ایک فرشتہ اور بزرگ مسلمان قرار دے کر اخباروں میں۔ اشتہاروں میں نیز تحریر و تقریر کے ذریعہ حضور علیہ السلام کے متعلق بہت سخت کلامی کی گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حسین کامی صاحب کے متعلق جو یہ فرمایا تھا۔ کہ ”میری فراست نے یہ گواہی دی۔ کہ یہ شخص امین اور دیانتدار اور پاک باطن نہیں ہے“ اسے ایک مسلمان بزرگ کی شدید توہین قرار دے کر عوام کو بے حد اشتعال دلایا گیا۔ لیکن خدا تعالیٰ کے رنگ عجیب ہیں۔ اور اس کی قدرتوں اور اسرار سے انبیاء ہی واقف ہو سکتے ہیں۔ بہت ہی قریب کے عرصہ میں خدا تعالیٰ نے ان الفاظ کی صداقت کا اعتراف کرانے کے سامان کر دیئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائے تھے۔ اور انہی لوگوں سے اعتراف کرایا۔ جو بہت کچھ ان کے خلاف شور مچا چکے تھے۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے۔ کہ اس زمانہ میں جزیرہ کریٹ ترکوں کے قبضہ میں تھا جس پر یونانیوں نے حملہ کر دیا۔ اور وہاں کے مسلمانوں پر سخت مظالم کئے۔ قتل و غارت کا بازار اس طرح گرم کیا۔ کہ تمام مسلم دنیا چلا اٹھی۔ اور وہاں کے مسلمانوں کی امداد کے لئے ہر جگہ چندے جمع ہونے شروع ہو گئے ہندوستان میں بھی بہت سا چندہ جمع ہوا۔ جو حسین کامی کو ”خلیفۃ المسلمین کا نائب“ قرار دے کر بھیجا گیا۔ تاکہ وہ کریٹ کے مسلمانوں کی امداد کے لئے سلطان روم کی خدمت میں بھیج دے۔ ۱۸۹۹ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک معزز ترک کے ذریعہ یہ خبر ملی۔ کہ حسین کامی صاحب خیانت مجرمانہ کے جرم میں سرکاری ملازمت سے موقوف ہو چکے ہیں اور ان کی تمام جائداد ضبط کر لی گئی ہے۔ مگر حضور نے خود واحد کی اس اطلاع پر کوئی بنیاد نہ قائم کی۔ آخر مدد اس کے اخبار نیر آصفی ۱۲ اکتوبر ۱۸۹۹ء میں حسب ذیل خبر شائع ہوئی:۔

ہمیں آج کی ولائتی ڈاک میں اپنے ایک نائن اور معزز نامہ نگار کے پاس سے ایک قسطنطنیہ والی چٹھی ملی ہے۔ جس کو ہم اپنے ناظرین کی اطلاع کیلئے درج ذیل کئے دیتے ہیں۔ اور ایسا کرتے ہوئے ہمیں کمال افسوس ہوتا ہے۔ افسوس اس وجہ سے کہ ہمیں اپنی سندھی امیدوں کے برخلاف اس مجرمانہ خیانت کو جو سب سے بڑی اور سب سے زیادہ مہذب و منظم اسلامی سلطنت کے دارس قونصل کی جانب سے بڑی بے دردی کے ساتھ عمل میں آئی۔ اپنے ان کانوں سے سننا اور پبلک پر ظاہر کرنا پڑا ہے۔ جو کیفیت مولوی حافظ عبدالرحمن صاحب الہندی نزیل قسطنطنیہ نے ہمیں معلوم کرائی ہے اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حسین کامی نے بڑی بے شرمی کے ساتھ مظلومان کریٹ کے روپے کو بغیر ڈکار لینے کے ہضم کر لیا۔ اور کارکن کمیٹی چندہ نے اس کی فہرست اور ... تحریری کے ... روپیہ اگلوایا۔ ہماری رائے میں ایسے خائن کو عدالتانہ کارروائی کے ذریعہ عبرت انگیز سزا دینی چاہیئے۔"

حافظ عبدالرحمن صاحب کی جس چٹھی کا اس تحریر میں ذکر کیا گیا ہے۔ وہ بھی اخبار کے اسی پرچہ میں درج کی گئی۔ اس میں نامہ نگار مذکور نے لکھا۔ کہ جب کارکن کمیٹی چندہ کو خبر پہونچی۔ تو اس نے بڑی جانفشانی کے ساتھ اس روپیہ کے اگلوانے کی کوشش کی۔ اور اس کی اراضی مملوکہ کو نیلام کرکے وصولی رقم کا انتظام کیا۔ اور باب عالی میں غبن کی خبر بھجوا کر نوکری سے موقوف کرایا۔ اس لئے ہندوستان کے جملہ اصحاب جرائد کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس اعلان کو قومی خدمت سمجھ کر چار مرتبہ اپنے اخبارات میں مشتہر فرمائیں" وغیرہ وغیرہ۔ اس خبر کی اشاعت پر ان لوگوں کو معلوم ہو گیا۔ جو حسین کامی کے متعلق حضور علیہ السلام کی رائے پر برافروختہ ہو رہے تھے کہ آپ نے جو کچھ فرمایا وہی درست تھا۔ اور واقعات نے اس کی لفظ بلفظ تصدیق کر دی

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:

384	Wakay Konay Serria Leone	418	Nabi Serria Leone
385	Selon "	419	Molavi "
386	Ahmad "	420	Alfa Bainba "
387	Musa Gind "	421	Easa Cook "
388	Fatima "	422	Mohammad "
389	Ahmad "	423	Binu "
390	Mohammad "	424	Ali "
391	Ali Kamara "	425	Mohd Salik "
392	Maryama "	426	Bunda "
393	Aishata "	427	Babarli "
394	Gadi Musa "	428	Hassan "
395	Sevia "	429	Saimbu "
396	Alhasan "	430	Abu Kaba "
397	Kamara "	431	Bassy "
398	Mr. Ali Mansari "	432	Maryam "
399	Mr Ali Kanu "	433	Lamina "
400	Ali Kahasasi "	434	Sari "
401	Shaffie "	435	Hawa "
402	Jamei "	436	Hassan Bia "
403	Mustafa "	437	Musa "
404	Mr. Alie "	438	Fatu "
405	Mr. Mustafe "	439	Kapr Bia "
406	M. B. Masaquai "	440	Abu Kanu "
407	Mrs. M. B. Masaquoi "	441	Fanti Kanu "
		442	Dawda "
408	Alhasana "	443	Santuki Sesay "
409	A. Hassan "	444	Mohammad "
410	Mrs Alhasana "	445	Ali Sari "
411	" A. Hassan "	446	Momo Krona "
412	H. M Abraham Serria Leone	447	Mohd Fofona "
		448	Suri Konte "
413	Fasercenteh "	449	Ayshetu "
414	Alhaji "	450	Salifu "
415	Alfa Tijani "	451	Fatima "
416	Sali "	452	Pakapr Sanka "
417	Abu "		

(باقی)

قادیان ۱۳ وفات ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق سوا نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر اور آنکھوں میں ابھی تک درد کی شکایت ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ علیل ہیں دعائے صحت کی جائے۔ صاحبزادہ مرزا رفیق احمد سلمہ اللہ تعالےٰ ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو اب خدا کے فضل سے آرام ہے۔

آج بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے قریشی محمد مطیع اللہ صاحب پسر ... محمد عبد اللہ صاحب مرحوم کا نکاح حنیفہ طاہرہ صاحبہ بنت شیخ احمد اللہ صاحب کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ آمین

سرحدی انجمنوں کی فوری توجہ کے لئے

باوجود بار بار توجہ دلانے کے ابھی تک صرف ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ سرائے نورنگ۔ کوہاٹ۔ پشاور اور نوشہرہ کی انجمنوں نے انتخاب پراونشل امیر کے سلسلہ میں چندہ دہندگان وغیرہ کی فہرستیں ارسال کی ہیں۔ باقی انجمنیں اور احباب بالکل خاموش ہیں۔ چونکہ یہ معاملہ زیادہ دیر تک ملتوی نہیں رکھا جا سکتا لہذا میں تمام امراء و پریذیڈنٹ و سیکرٹری صاحبان کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اس اعلان کو پڑھتے ہی مطلوبہ فہرستیں (فہرست چندہ دہندگان۔ فہرست صحابہ۔ فہرست احباب زائد از ۲۰ سال) ارسال فرما دیں۔ چھ ماہ کے بقایا داران کو شامل فہرست نہ کیا جائے۔

مرزا غلام حیدر وکیل جنرل سیکرٹری پراونشل انجمن صوبہ سرحد نوشہرہ چھاؤنی

تعلیم و تربیت

پاکیزہ زندگی کا ثبوت نصرت الہٰی ہے

انبیاء علیہم السلام نہ صرف خود پاک ہوتے ہیں۔ بلکہ اس غرض کے لئے مبعوث ہوتے ہیں۔ کہ لوگوں کو پاک کریں۔ قرآن کریم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض ویزکیھم بیان کی گئی ہے۔ مگر حیرت ہے۔ کہ وہ لوگ جو وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین کے مصداق ہوتے ہیں۔ انبیاء ایسے پاک وجودوں پر زبانِ طعن دراز کرتے ہیں۔ اور ان کے خلاف ہر قسم کے الزامات و اتہامات تراشتے ہیں۔ قاتلھم اللہ انّٰی یؤفکون۔

یوں تو ہر شخص اپنی زندگی کے پاکیزہ ہونے کا دعوےدار ہوسکتا ہے۔ مگر دراصل پاکیزہ زندگی اس شخص کی ہوتی ہے۔ کہ جس کے ساتھ خدا تعالے کی تائید اور نصرت ہو۔ اور جب یہ امر کسی وجود میں پایا جائے۔ تو خواہ ہزارہا الزامات اس کی طرف منسوب کئے جائیں۔ کسی عقلمند کے نزدیک وہ ناپاک نہیں ہوسکتا۔

قرآن کریم۔ حدیث اور تاریخ انبیاء علیہم السلام سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس مقدس گروہ کے مخالف ہمیشہ طرح طرح کے الزامات تراشتے رہے۔ اور انہوں نے انبیاء علیہم السلام کی پاک زندگی کو اپنے ناپاک خیالات۔ اور گندے الزامات سے ملوث کرنا چاہا۔ مگر خدا نے ان کی تائید اور نصرت فرمائی۔ اور مخالفین کو تباہ و برباد کرکے انبیاء کی بعثت کی غرض کو پورا کرنے کے سامان فرمائے۔ اور انہیں کامیاب کرکے اس بات کا ثبوت مہیا کیا۔ کہ انبیاء علیہم السلام کے خلاف الزامات تراشنے میں مخالفین حق پر نہ تھے۔

حضرت نوح علیہ السلام کے مخالفین نے باوجود ہر طرح کی اتمام حجت کے آپ کو قبول نہ کیا۔ خدا نے انہیں غرق کرکے حضرت نوح علیہ السلام کی پاکیزگی کا ثبوت دے دیا۔ حضرت لوط علیہ السلام کے مخالفین نے آپ پر بے جا حملے کئے نتیجہ یہ ہوا۔ کہ خدا فرماتا ہے۔ وجعلنا عالیھا سافلھا۔ کہ ہم نے نیچے کی زمین اوپر۔ اور اوپر کی نیچے کردی یعنی زلزلہ سے تباہ و برباد کردیا۔ اور آپ کی مخالف قوم کو تباہ کرکے حضرت لوط ؑ کی پاکیزہ زندگی کا ثبوت قائم کردیا۔

ظاہر ہے۔ کہ اگر نعوذ باللہ مخالفین کے مقابلہ میں حضرت نوح اور حضرت لوط علیہما السلام پاک زندگی نہ رکھتے۔ تو خدا ایسا کبھی نہ کرتا۔ کہ ان کے مخالفین کا بیڑا تباہ کرتا۔ اور انہیں اپنی تائید و نصرت سے نوازتا۔ پس خدا جیسا کہ اس کی سنت ہے۔ اپنے مقدسین کے لئے غیرت دکھاتا ہے۔ سو اس نے اپنے انبیاء کے مقابلہ میں ان کے دشمنوں سے ایسا سلوک کیا۔ کہ رہتی دنیا تک لوگ یاد رکھیں گے۔ کہ حضرت نوح اور حضرت لوط علیہما السلام خدا کے برگزیدہ اور پاک وجود تھے۔ اور ان کے مخالفین خدا کی درگاہ سے مردود اور ناپاک تھے۔ اسی وجہ سے خدا نے ان کا نام دنیا سے مٹایا۔ اور اپنے برگزیدہ لوگوں کا نام قائم کیا۔

حضرت موسےٰ علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے بنی اسرائیل کی ہدایت۔ اور فرعون سے نجات دلانے کے لئے مبعوث فرمایا۔ فرعون نے مخالفت کی۔ اور حضرت موسےٰ علیہ السلام جو بنی اسرائیل کو مصر سے لے جانا چاہتے تھے۔ ان کے درمیان روک بن گیا۔ بالآخر حضرت موسےٰ علیہ السلام خدا کے حکم کے ماتحت بنی اسرائیل کو لے کر نکلے۔ فرعون نے بھی اطلاع پاکر اپنے لشکر سمیت پیچھا کیا۔ آگے سمندر تھا۔ اور پیچھے فرعون اور اس کا لشکر۔ اگر کوئی خدا نہ ہوتا۔ جو اپنے برگزیدہ اور پاک لوگوں کی بروقت نصرت و تائید فرمایا کرتا ہے تو اس دن بنی اسرائیل کا خاتمہ تھا۔ آگے جاتے ہیں۔ تو سمندر میں غرق ہوتے ہیں اور پیچھے مڑتے ہیں۔ تو فرعون اور اس کا لشکر تباہ کرتا ہے۔ خدا نے اس وقت اُن مومنوں کی تائید کی۔ اور اپنے نبی موسےٰ کے لئے غیرت دکھائی۔ اور انہیں سمندر میں سے راستہ دے دیا۔ لیکن فرعون اور اس کا لشکر جب سمندر میں پہنچے تو انہیں غرق کردیا۔

پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ پر نظر کرو۔ کہ اس مقدس۔ اور پاکوں کے سردار ؐ کو کن کن مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ کوئی دن نہیں چڑھتا تھا۔ جو آپ پر نئی مصیبت نہیں لائی جاتی تھی ایک عرصہ تک آپ مصائب جھیلتے رہے اور تکالیف برداشت کرتے رہے۔ آخر خدا کے حکم کے ماتحت مدینہ کو ہجرت کی۔ اس دوران میں آپ کے قتل کا منصوبہ پختہ ہوچکا تھا۔ لوگ انعام کے لالچ سے بھاگتے پھرتے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خدا کے حکم کے ماتحت نکلے۔ یہی وہ سفر ہے جس میں آپ کو حضرت ابوبکر رضؓ کے ساتھ غار ثور میں تین دن رہنا پڑا۔ اور ہر قسم کا دکھ اٹھانا پڑا۔ مخالفین غار کے منہ تک جا پہنچے۔ مگر خدا نے ان کو اندھا کردیا۔ اور وہ ناکام واپس آئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ابوبکر رضؓ کو ساتھ لے کر مدینہ پہنچے وہاں بھی مخالفین نے اذیت پہنچانے میں کسر اٹھا نہ رکھی۔ آپ نے مختلف بادشاہوں کو تبلیغی خطوط لکھے۔

شاہِ ایران یزدجرد نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خط ٹکڑے ٹکڑے کردیا اور اپنے یمن کے گورنر کو حکم دیا۔ کہ اس عربی شخص کو یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کرکے میرے روبرو پیش کیا جائے مدینہ میں دو سپاہی پہنچے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم بتایا گیا۔ آپ نے فرمایا میں کل اس کا جواب دوں گا۔ چنانچہ دوسرے دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا۔ کہ واپس جاؤ۔ جس نے مجھے طلب کیا تھا۔ اور جسے تم خداوند خداوند کہتے تھے اُسے ہمارے خداوند نے مار دیا ہے۔ چنانچہ وہ واپس ہوگئے۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ جس تاریخ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ غیب کی خبر سنائی تھی۔ اُسی رات شاہ ایران کے بیٹے شیرویہ نے اُسے قتل کردیا تھا اور خود اُس کی جگہ بادشاہ ہوگیا۔ اور تختِ حکومت پر بیٹھتے ہی اُس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے متعلقہ حکم کو منسوخ قرار دیدیا کہ یہ ظالمانہ حکم ہے۔

اب دیکھو۔ خدا نے اپنے بزرگ نبی کے لئے کتنی غیرت دکھائی۔ اور کس طرح دشمن کو پسپا کیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کو ترقی دی۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ تا ثابت ہو۔ کہ خدا ہمیشہ اپنی تائید اور نصرت کے ساتھ اپنے پاکبازوں کی پاکیزگی کو ثابت کرتا ہے۔ اور ان کے دشمنوں کو فنا کرتا ہے۔ ؎

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولےٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانہ کے نبی اور رسول ہیں۔ اور آپ کا دعوےٰ ہے۔ کہ آپ کو یہ مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی سے ملا ہے آپ کے خلاف بھی کم منصوبے نہیں کئے گئے۔ ہر طرح کی تکالیف اور مصائب کا سامنا آپ کو ہوا۔ اور مخالفین نے الزامات و اتہامات لگانے میں بھی کمی نہیں کی۔ مگر خدا نے آپ کی تائید و نصرت فرمائی۔ اور آپ کے ہاتھ پر ایک جماعت اسلام کی خدمت کے لئے جمع کردی۔ اور جو مخالف تھے۔ وہ کچھ فنا ہوگئے۔ اور باقی بھی مٹ رہے ہیں۔ اس بارے میں آپ کو الہام بھی ہوا تھا۔ لا نبقی لک من المخزیات ذکرا۔ کہ اے مسیح موعود۔ تیری طرف ذلت و رسوائی کی باتیں منسوب ہوں گی مگر ہم اُن میں سے کسی کا ذکر باقی نہیں چھوڑیں گے سو خدا تعالےٰ ایسا ہی کررہا ہے۔ اور باوجود مخالفین کی ہر قسم کی کوششوں کے سلسلہ احمدیہ کو ترقی دے رہا ہے۔ اور دیتا چلا جائیگا۔ یہ بات اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پاکیزہ زندگی رکھتے تھے۔

غرض سب سے بڑا ثبوت نبی کی پاکیزگی کا یہ ہے کہ خدا اس کی تائید و نصرت پر آتر آئے اور اُس کو ترقی پر ترقی دیتا جائے اور اس کے لئے غیرت دکھا کر اس کے دشمنوں اور مخالفوں کو ناکام کرے۔ خاکسار قمر الدین مولوی فاضل

پیشگوئیوں اور الہامات کے متعلق چند اصولی باتیں

(۱)

پیشگوئیوں اور معجزات کی اہمیت

پیشگوئیوں اور الہامات کا سلسلہ ابتدائے آفرینش سے ہی انبیاء علیہم السلام کے ساتھ مخصوص چلا آتا ہے۔ دنیا کے مختلف ارتقائی مراحل اور بسرعت بدلنے والے حالات کے ساتھ ساتھ انبیائے کرام کے درجات۔ ان کے دائرہ عمل اور طریق کار میں بھی مختلف تبدیلیاں ہوتی چلی گئیں۔ لیکن پیشگوئیوں اور معجزات کو ہر دور اور ہر زمانہ کے نبی نے اپنی صداقت کی سب سے بڑی دلیل کے طور پر پیش کیا۔ اس کے بالمقابل ابنائے آدم نے بھی اللہ تعالےٰ کی ہستی اور اس کے برگزیدہ رسولوں پر ایمان لانے کے لئے سب سے زیادہ استفادہ پیشگوئیوں اور معجزات سے ہی حاصل کیا ہے۔ دور حاضرہ میں جبکہ ہر بات کو عقل اور سائنس کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ پیشگوئیوں کی عظمت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کی ہستی کو ہم خالی عقل اور سائنس کے ذریعہ نہیں پا سکتے۔ کیونکہ ہمیں تو پیدا ہی اس لئے کیا گیا ہے۔ کہ ہم خدا تعالےٰ کی وراء الوریٰ ہستی پر ایمان بالغیب لاکر اس کے احکام کے آگے سر تسلیم خم کر دیں۔ ایسی صورت میں مغربیت کے شیدائیوں اور عقل و سائنس کے دلدادہ لوگوں کو ہستی باریتعالیٰ کا قائل کرنے کی سب سے آسان اور واضح راہ یہی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے تازہ بتازہ کلام کو پیش کیا جائے۔ جو الہامات اور پیشگوئیوں کے رنگ میں وقتاً فوقتاً نازل ہوتا ہے۔ اور اپنے وقت پر نہایت حیرت انگیز اور خلاف توقع حالات میں پورا ہو جاتا ہے۔ پس پیشگوئیاں اور معجزات آج بھی اللہ تعالےٰ کی ہستی اور انبیائے کرام کی صداقت معلوم کرنے کا سب سے واضح اور یقینی ذریعہ ہیں۔ اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دور حاضرہ کے عظیم الشان نبی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کرونگا اسے ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

پیشگوئیوں کے متعلق غلط خیالات اور غلط اصول

لیکن افسوس ہے پیشگوئیوں کے متعلق بہت سے غلط خیالات اور بعید از عقل قیاسات پھیلے ہوئے ہیں۔ اور اس بارے میں اللہ تعالےٰ کی سنت اور اس کے مقررکردہ اصول کو سمجھنے کی بہت ہی کم کوشش کی جاتی ہے۔ آدم سے لے کر آج تک لاکھوں انبیاء پیدا ہوئے۔ ان سب کی پیشگوئیوں کے متعلق بلا استثنیٰ اللہ تعالےٰ کی سنت بالکل ایک ہی شکل اور صورت میں کام کرتی نظر آتی ہے۔ لیکن انبیاء کے منکرین کا حافظہ کچھ اس درجہ کمزور ہوتا ہے۔ کہ ہر نئے نبی کی آمد پر وہ سنت اللہ کو یکسر نظر انداز کر دیتے اور اس کے بالمقابل اپنے خود ساختہ اصول اور خیالات سے انکی پیشگوئیوں کو پرکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور کبھی اپنے اسلاف کی ٹھوکروں اور اللہ تعالےٰ کی قدیمی سنت سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اسی زمانہ کو لے لیجئے جری اللہ فی حلل الانبیاء سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سینکڑوں پیشگوئیاں پوری آب و تاب کے ساتھ اور نہایت فوق العادت طور پہ پوری ہوئیں اور سعید روحوں نے ان سے فائدہ بھی اٹھایا لیکن منکرین اور مخالفین ہیں۔ کہ ان کی نظروں میں کوئی پیشگوئی جچتی ہی نہیں۔ متشابہ اور وعیدی پیشگوئیوں کو آڑ بنا کر اعتراض پر اعتراض کئے جاتے ہیں۔ اور کسی بندہ خدا کے دل میں یہ خیال نہیں آتا۔ کہ جس قسم کے اعتراض ہم کر رہے ہیں۔ وہ تو خود ہمارے بزرگوں اور پیشواؤں کی پیشگوئیوں پر بھی پڑ سکتے ہیں۔ ضد اور تعصب کا کچھ اس درجہ غلبہ ہے۔ کہ گزشتہ انبیاء پر اعتراض سنکر تو فوراً اللہ تعالےٰ کی سنت اور اس کے قوانین یاد آجاتے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابل پر آتے ہی یہ سنت اور قوانین دماغ سے محو ہو جاتے ہیں اور بلا تامل اپنے خام خیالوں اور باطل اصول کو سامنے رکھ کر اعتراض کر دیتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفین عام طور پر ایسی پیشگوئیوں کا مطالبہ کیا کرتے ہیں (۱) جو قانون قدرت کے خلاف ہوں۔ مثلاً آسمان سے اترنا۔ پل بھر میں دنیا کو مسلمان بنا دینا۔ خزانوں کے مونہہ کھول دینا وغیرہ۔ (۲) پیشگوئی کے الفاظ میں کسی شک، ابہام یا تاویل کی گنجائش نہ ہو۔ بلکہ کسی معین تاریخ کو کسی خاص واقعہ کی اطلاع کھلے الفاظ میں موجود ہو۔ بلکہ اس کی پوری پوری تفصیل بھی بتا دی جائے۔ (۳) پیشگوئی کے الفاظ خواہ کچھ ہوں بعد میں واقعات خواہ کتنے ہی تبدیل ہو جائیں۔ اسے بہرحال پورا ہو جانا چاہیئے۔ (۴) اگر الفاظ مبہم ہوں تو ملہم کو اس کی مفصل توضیح و تشریح کر دینی چاہیئے ورنہ اسے کوئی حق نہیں کہ کسی واقعہ کے وقوع کے بعد اپنی پیشگوئی کو اس پر چسپاں کرے یا اپنے اجتہاد کو غلط قرار دے (۵) پیشگوئیوں میں سے کوئی ایک بھی متشابہ نہ ہو سب کی سب یکساں طور پر واضح اور صاف ہونی چاہئیں:

یہ ہیں ہمارے مخالفین کے پیشگوئیوں کے متعلق سراسر غلط قیاسات اور بعید از عقل تصورات۔ جن کے لئے کوئی دلیل قرآن حکیم احادیث صحیحہ۔ گزشتہ انبیاء کی پیشگوئیوں یا قانون قدرت میں سے پیش نہیں کی جاسکتی۔ یہ سب کے سب خود ساختہ اصول ایسے ہیں جن سے پیدائش انسان کی اہم غرض یعنی یومنون بالغیب بے معنی ہو کر رہ جاتی ہے اس کے بالمقابل پیشگوئیوں اور معجزات کے متعلق اللہ تعالےٰ نے کونسے اصول اور قوانین مقرر کر رکھے ہیں۔ اس کے لئے میں قرآن حکیم اور احادیث صحیحہ کی روشنی میں دس اصول پیش کرتا ہوں۔ جو اس بارے میں سنت اللہ کو بالکل صاف اور واضح کر دینگے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر ان پر ٹھنڈے دل و دماغ سے غور کیا جائے اور ان کو پیش نظر رکھ کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر نظر ڈالی جائے۔ تو کوئی اعتراض باقی نہ رہے گا۔ اور قبول حق کی راہ صاف ہو جائے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ وما توفیقی الا باللہ العظیم

پہلا اصل

واضح نشانات کو چھوڑ کر متشابہ نشان کو پکڑنا کجروری کی علامت ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ھوالذی انزل علیک الکتاب منہ اٰیات محکمٰت ھن ام الکتاب واخر متشابھات فاما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ (سورۃ آل عمران ع ۱) یعنی وہ پاک ذات جس نے اتاری تجھ پر کتاب اس میں دو قسم کی آیات ہیں ایک محکمات یعنی جو چٹان کی طرح مضبوط واضح اور صاف ہیں۔ جن میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہ ہو سکے۔ وہ کتاب کی اصل ہیں دوسری متشابہات یعنی جو ذو معنی ہوں۔ جن کے اندر ایک سے زیادہ معانی کی گنجائش موجود ہو۔ یعنی جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہوتی ہے۔ وہ متشابہات کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ اس سے ان کی غرض تحقیق حق یا اظہار حقیقت نہیں ہوتی۔ بلکہ فتنہ تلاش کرنا۔ لوگوں کو فتنہ اور آزمائش میں مبتلا کرنا اور من گھڑت تاویلیں کرنا ہوتی ہے۔

اس قرآنی آیت کے ماتحت جو نشانات کسی نبی کی صداقت کے اظہار کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے ظاہر ہوں۔ ان میں سے بعض محکمات ہوتے ہیں اور بعض متشابہات۔ مخالفین حق متشابہ آیات کو محکم آیات کے ماتحت کر کے انکی حقیقت معلوم کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ بلکہ صرف متشابہ نشانات کو لے کر ان سے مخالفت اور استہزا کا پہلو نکال لیتے ہیں۔ پس ان کا ان محکم اور بیّن نشانات کا ذکر تک نہ کرنا جو صاف صاف اور واضح طور پر انہی الفاظ میں پوری ہو چکی ہوں جن الفاظ میں وہ کی گئی تھیں۔ اور اسکے بالمقابل ان نشانات کو پکڑ لینا جو متشابہات کا رنگ رکھتی ہوں بتاتا ہے کہ انکی غرض تحقیق حق نہیں۔ بلکہ فتنہ پیدا کرنا اور لوگوں کو دھوکا دینا ہے۔ اس اصل قرآنی کے ماتحت کسی مخالف کو یہ حق نہیں کہ وہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام کی بعض متشابہ پیشگوئیوں پر اعتراض کرے۔ جبکہ بہت سے صاف صاف اور محکم نشانات موجود ہیں۔

دوسرا اصل

نشان میں تبدیلی کر دینا اللہ تعالےٰ کی عین سنت ہے۔ قرآن حکیم فرماتا ہے واذا بدلنا اٰیۃ مکان اٰیۃ واللہ اعلم بما ینزل قالوا انما انت مفتر بل اکثرھم لا یعلمون۔ یعنی جب ہم ایک نشان کو بدلکر اسکی جگہ دوسرا نشان لاتے ہیں۔ اور اللہ خوب جانتا ہے۔ کہ ایسا کرنے میں کس قدر مصلحت اور حکمت ہوتی ہے مگر مخالفین جھٹ کہہ اٹھتے ہیں۔ کہ نشان کا نسخ خدا نہیں۔ اگر وہ ہوتا تو کبھی ہرگز تبدیلی

حضرت خلیفۂ اوّل رضی اللہ عنہ کی بھتیجی کا جنازہ

اور

مولوی محمد علی صاحب

"الفضل" کے ایک گزشتہ پرچہ میں ایک نوٹ "مسئلہ جنازہ کے متعلق غیر مبایعین سے وضاحت کا مطالبہ" کے زیر عنوان شائع ہو چکا ہے۔ جس کی تمہید میں میں نے لکھا تھا:۔ گزشتہ دنوں جناب مولوی محمد علی صاحب نے ایک ٹریکٹ ثالث بننے کی دعوت کے عنوان سے مسئلہ جنازہ کے متعلق لکھا۔ اس کا جو حصہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات سے تعلق رکھتا تھا۔ اس کا جواب حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۰ء کی تقریر میں خود دیدیا مولوی محمد علی صاحب نے لکھا تھا۔ کہ جناب میاں صاحب نے میرے دوش بدوش کھڑے ہو کر قادیان میں حضرت مولوی نورالدین صاحب کی بھتیجی کا جو غیر احمدی تھیں جنازہ پڑھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مولوی صاحب کی اس غلط بیانی کی تردید کرتے ہوئے مولوی صاحب کو مباہلہ تک کی دعوت دی۔ مولوی صاحب کو یہ جواب پہنچ چکا ہے۔ کیونکہ جب آخر جنوری ۱۹۴۱ء میں میں مع وفد مبلغین لاہور میں ان کی کوٹھی پر ملا تھا۔ تو انہوں نے فرمایا تھا۔ کہ میاں صاحب نے اپنی بریت تو کر لی۔ مگر حوالوں کا جواب نہیں ملا۔ جس پر میں نے ان سے عرض کیا تھا۔ کہ بہت اچھا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بریت تو آپ نے مان لی باقی رہا حوالجات کا سوال۔ سو ان کا جواب بھی عنقریب شائع ہو جائے گا انشاء اللہ"

اس کے جواب میں مولوی محمد علی صاحب نے "پیغام صلح" (۲۶ اپریل) میں یہ الفاظ شائع کرائے ہیں:۔

"میں نے تو آج تک میاں صاحب کے جواب ہی کو نہیں دیکھا۔ تو میں یہ کس طرح کہہ سکتا تھا۔ کہ میاں صاحب نے اپنی بریت کر لی ہے۔ ہاں میں نے سنا تھا۔ کہ میاں صاحب نے اپنی بریت کے متعلق کچھ کہا تھا لیکن جب تک وہ میرے سامنے نہ آئے میں کس طرح کہہ سکتا ہوں کہ واقعی انہوں نے اپنی بریت کر لی ہے۔ میں نے یہ کہا تھا کہ میاں صاحب کو اپنی بریت کی فکر تو پڑ گئی۔ اس کا جواب سنا ہے کچھ دیا ہے جواب تک میری نظر سے نہیں گزرا۔ لیکن افسوس ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انہیں کچھ فکر نہ ہوئی"

جناب مولوی صاحب! آپ نے ہمارے وفد کے سامنے یہ کہتے ہوئے کہ میں تم سے کوئی بات نہیں کروں گا جب تک جنازہ کا حوالہ نہ لاؤ یہی فرمایا تھا۔ کہ جلسہ کی تقریر میں میاں صاحب نے بھی اپنی بریت تو کر لی ہے۔ مگر حوالہ جات کا کوئی جواب نہ دیا۔ جس پر میں نے مندرجہ بالا جواب عرض خدمت کیا تھا۔ اور میرے اس عرض کرنے پر کہ آپ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بریت تو مان لی" آپ کا لہجہ بدل گیا تھا۔ کیا کوئی مان سکتا ہے کہ آپ کو "سنانے والے" نے صرف یہی کہا کہ "میاں صاحب نے اپنی بریت کے متعلق کچھ کہا تھا" جلسہ سالانہ پر تقریر سن کر جانے والے اگر مبایع احمدی نے آپ سے بات کی۔ تو وہ اتنے پر ہرگز اکتفا نہ کر سکتا تھا۔ ایسا ہی اگر بات سنانے والا کوئی غیر مبائع تھا۔ تو وہ بھی صرف یہ نہ کہتا کہ "میاں صاحب نے اپنی بریت کے متعلق کچھ کہا تھا" اگر بفرض محال یہی کہا۔ تو آپ نے کیوں تفصیل دریافت نہ کی

علاوہ ازیں میں بادب عرض کرتا ہوں کہ ۲۶ اپریل کے "پیغام صلح" میں آپ نے یہ کیا طریق اختیار فرمایا۔ کیا اس وقت تک بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کا جواب آپ کی نظر سے نہ گزرا تھا۔ حالانکہ اس جواب کا خلاصہ خود میرے نوٹ مندرجہ الفضل (۹ اپریل) میں بھی موجود ہے۔ نیز حضور کے جواب کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے اپنے رسالہ "مسئلہ جنازہ کی حقیقت" ص ۱۲۳ پر بھی درج کر چکے ہیں۔ بلکہ اس رسالہ میں بوضاحت ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی بھتیجی احمدی تھی۔ اندریں حالات آپ کا اس جواب کو مبہم بیان کرنا کیا معنے رکھتا ہے؟ جناب مولوی صاحب آپ کو چاہیئے کہ اپنے اس دعوٰی کو ثابت کریں۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی بھتیجی کا جنازہ آپ کے دوش بدوش کھڑے ہو کر پڑھا تھا۔

خاکسار۔ ابو العطاء جالندھری

غیر مبایعین کا قادیان کے ساتھ روحانی تعلق کا دعوٰی

جب سے غیر مبایعین مرکز احمدیت قادیان دارالامان سے علیحدہ ہوئے ہیں۔ آج تک وہ خدا کی اس بابرکت اور مقدس بستی کے خلاف مضامین لکھتے رہے ہیں۔ قادیان کو نعوذ باللہ گمراہی کا مقام اور اس میں رہنے والے احمدیوں کو ظالم اور جادہ صواب سے منحرف قرار دیتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ۲۶ مئی ۱۹۴۰ء کے پیغام صلح میں ایک مضمون میں اس بات کو دہرایا گیا ہے کہ قادیان گمراہی کا مقام ہے۔ اور اس کے متعلق لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض ایسی تحریریں پیش کی گئی ہیں جن میں حضور نے قادیان کا اپنی بعثت کے زمانہ سے پہلی حالت کا ذکر فرمایا۔ لیکن غیر مبایعین نے سراسر حق پوشی کے طریق کو اختیار کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان تحریروں کو موجودہ زمانہ پر چسپاں کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ اسی طرح گزشتہ سال ایک مضمون پیغام صلح میں شائع کیا گیا تھا جس میں قادیان کے بابرکت مقام کے متعلق بے حد دل آزاری کا طریق اختیار کیا تھا اور ایک حدیث سے استدلال کرتے ہوئے یہاں تک لکھا تھا کہ:

"حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا۔ کہ فتنہ اس طرف سے یعنی مشرق سے نکلے گا۔ قادیان ملک عرب کے بالکل جانب مشرق میں واقع ہے۔ اسلام میں جس قدر فتنے اس وقت اٹھے ہیں۔ یہ ان تمام سے بڑھ چڑھ کر ہے" (پیغام صلح ۱۲ جون ۱۹۴۰ء)

گویا غیر مبایعین بالکل غیر احمدیوں کے ساتھ مل کر اور ان کی ہمنوائی اختیار کر کے اس بات کا اعلان کر رہے ہیں۔ کہ قادیان نعوذ باللہ گمراہی اور فتنے کا مقام ہے۔ کیونکہ بعینہٖ یہی بات غیر احمدی کہا کرتے ہیں۔

لیکن تعجب کا مقام ہے کہ غیر مبایعین اپنے کسی خیال پر قائم نہیں رہتے۔ اور مصلحت وقت کے ساتھ ساتھ ان کی پالیسی میں تبدیلی آتی رہتی ہے۔ حال ہی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے جب ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ:

"قادیان ہمیشہ خدا کے رسول کا تخت گاہ رہیگا۔ کسی مجدد یا محدث کا تخت گاہ نہیں بن سکتا"

(الفضل ۱۱ جون ۱۹۴۱ء)

تو فوراً پیغام صلح میں قادیان کے متعلق لکھا:۔ "روحانی لحاظ سے وہ مقام تمام احمدی دنیا کا ایک مشترک مقام ہے۔ جماعت احمدیہ لاہور اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاک ممبروں کو اس مقام پر وہی حق حاصل ہے جو کہ دوسرے احمدیوں کو حاصل ہے"

(پیغام صلح ۱۳ جون ۱۹۴۱ء)

اس عبارت میں غیر مبایعین قادیان کے ساتھ اپنے روحانی تعلق کا دعوٰی کرتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ جس حالت میں غیر مبایعین قادیان کو گمراہی اور فتنہ کا مقام قرار دے چکے ہیں۔ ایسے مقام کے ساتھ انکے روحانی تعلق کا ہونا کیا معنی رکھتا ہے "کیا" "پاک ممبروں" کا تعلق گمراہی اور ضلالت کے مقام سے ہو سکتا ہے؟ اگر ایسا نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو پھر اس بات کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ قادیان حقیقت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق مہبط انوار اور بابرکت مقام ہے۔ اور غیر مبایعین کو بھی یہ حقیقت

تحریک جدید سال ہفتم کے وعدے پورے کرنیوالے مجاہد

جن احباب نے سال ہفتم کا وعدہ ۳۰ر جون تک پورا کر لیا۔ ان کے نام دعا کیلئے حضرت کے حضور پیش کرکے اس لئے شائع کئے جا رہے ہیں۔ کہ زمیندار احباب ۳۱ر جولائی تک اپنا چندہ سال ہفتم مرکز میں داخل کرنے کی سعی فرمادیں۔ اور دوسرے احباب جو ۳۱ر جولائی تک ادا نہ کر سکیں وہ ۳۱ر اگست تک اگر داخل کر دیں تو ان کی ادائیگی حضور کے منشاء مبارک کو پورا کرنے والی ہوگی۔ فہرست یہ ہے:۔

ڈاکٹر مظہر الحق صاحب میو ہسپتال لاہور -/۹۰
الہ داد صاحب دلونہ ماجرہ -/۵
محمد اسحق صاحب تمیر کلکتہ -/۱۵
میاں سردار خاں صاحب بھاگا کھٹیاں -/۷/۵
" غلام محمد صاحب " -/۶/۵
چوہدری دیوان علی صاحب سرائے عالمگیر -/۹/۵
عبدالقدوس صاحب بستی زندان -/۸
چوہدری نواب خاں صاحب بھاگووال -/۵
میاں شاہ دین صاحب خیاط پٹیالہ -/۲/۱۰
چوہدری پیر احمد صاحب چک ۹۸ شمالی -/۶/۵
" محمد شریف صاحب " -/۸/۵
ملک خدا یار صاحب ٹیوواری " " -/۶/۵
" برکت علی صاحب " -/۵
چوہدری ابراہیم صاحب تلونڈی جھنگلاں -/۵
میاں غلام محمد صاحب اختر لاہور -/۲۲۳
مولوی محمد احمد صاحب سیالکوٹی قادیان -/۶/۵
ماسٹر محمد السلام صاحب ہائی سکول قادیان -/۵
چوہدری محمد احمد صاحب محمد آباد -/۴/۳۷
" بشیر احمد صاحب " " -/۵
ڈاکٹر مہر علی صاحب فورٹ منرو بہاولپور -/۸/۲۰
میاں ضیاء الحق صاحب بکووال -/۶
اہلیہ صاحبہ میاں محمد عبداللہ صاحب پنڈی چری -/۸/۵
حسام الدین صاحب بھگوٹی -/۵
حافظ جمال احمد صاحب مبلغ ماریشس -/۳۰
جمیلہ صاحبہ ماریشس -/۱۰
ہول بی بی اہلیہ سیٹھ شیخ حسن صاحب یادگیر -/۸/۷
ملام فاطمہ اہلیہ محمد حسین صاحب محلہ دارالبرکات -/۸/۵
اللہ جوائی صاحبہ " -/۳/۵
آمنہ اہلیہ ہادی علی خانصاحب " -/۸/۵
امۃ الحفیظ اہلیہ شیخ عطا محمد صاحب " -/۶/۵
فاطمہ بیگم صاحبہ حلقہ مسجد مبارک -/۷
[illegible] علی خان صاحب رام پور -/۶/۵
چوہدری [illegible] صاحب بی اے گکھڑ -/۶/۱۰
[illegible] صاحب نیلہ گنبد لاہور -/۲/۱۰
[illegible] عبدالقادر صاحب کولمبو -/۱۲

چوہدری محمد عبداللہ صاحب چوب فروش محلہ دارالبرکات -/۴/۵
مولوی فضل الدین صاحب دکیل قادیان -/۶
قریشی عبدالغنی صاحب دارالبرکات -/۲۰
پیر منظور محمد صاحب حلقہ مسجد مبارک -/۳۰
میاں فضل الدین صاحب عرف عبداللہ صاحب حجام حلقہ مسجد مبارک ۵/۲/۳
مرزا محمد جمیل بیگ صاحب ٹپی لاہور -/۷
طالع بی بی اہلیہ ملک عبدالصمد صاحب کالیا نہ -/۱۱/۶
آمنہ بیگم اہلیہ مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ سیرالیون -/۵
مولوی بدل الرحمٰن صاحب بنگالی دارالانوار -/۱۴
مرزا محمد خاں صاحب لاہور چھاؤنی -/۵۰
حاجی حسن خانصاحب کھلول چاہ ڈیرہ غازیخان -/۷
چوہدری شاہ محمد صاحب معہ اہلیہ روڑا جھاگوکی -/۸/۱۷
مولوی محمد رحیم الدین صاحب داؤد پور انبالہ -/۱۴
چوہدری محمد خان صاحب کرکڑی مال کھاریاں -/۱۰/۱۰
میاں حسن محمد صاحب جسوکے گجرات -/۵
" غلام محمد صاحب " " -/۵
میر درد صاحب " " -/۵
محمد بخش صاحب شادیوال خورد -/۵
شاہ محمد صاحب مانگٹ " -/۵
ملک علی بخش صاحب پنشنر بھوپال -/۱۰
ملک محمد اشرف صاحب فیض اللہ چک -/۸
سید صادق علی صاحب پنشنر معہ اہلیہ پسران و دختران دارالعلوم -/۱۱/۱۸۲
سید محمود علی صاحب میرپور خاص -/۵/۱۵
والدہ صاحبہ سید محمود علی صاحب " -/۶/۵
چوہدری حسین احمد صاحب ٹائپسٹ بورڈ نادر آباد -/۲۶
قاضی محمد عبداللہ صاحب بی اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر نائیجیریا ۱۲۸
نذر حسین صاحب واٹر لین بمبئی -/۱۰
سپاہی عبداللطیف صاحب رام گڑھ -/۵
عبدالرحمٰن صاحب سگنیلر " -/۵
میاں فیروز الدین صاحب امرتسر شہر ۱۲/۱۲
نظام الدین صاحب ڈیریانوالہ سیالکوٹ -/۶/۵
مستری عبدالرحیم صاحب جہلم -/۸/۱۱

میاں رحیم بخش صاحب ملود لدھیانہ -/۴/۲۰
چوہدری خیر الدین صاحب کھودالی کھیوہ باجوہ -/۸
" خلیل احمد صاحب ناصر مجاہد تحریک جدید -/۲۰
میاں عبدالغنی صاحب فورمین گنج معہ اہلیہ صاحبہ -/۱۲۲
مولوی محمد الدین صاحب ککرالی گجرات بار دہم ۶/۵
خواجہ نجم الدین صاحب الہ آباد -/۲۰
رحیم بی بی صاحبہ اہلیہ تراب خان صاحب کیرنگ -/۵
مرزا عزیز احمد صاحب ہبانیہ عراق -/۲۲
ڈاکٹر عمر الدین صاحب پنشنر معہ اہلیہ صاحبہ گجرات -/۸/۲۰
سید غلام ابراہیم صاحب سونگڑہ -/۶/۵
سید ضیاء الدین صاحب " -/۴/۵
" عبدالوہاب " " -/۳/۵
یوسف علی خانصاحب " -/۸/۵
چوہدری عبدالرحمٰن صاحب پٹ ور -/۵
" سلطان علی صاحب کیمل پور -/۳۷
میر نور احمد خانصاحب محمود آباد -/۳/۵
سید نذیر احمد شاہ صاحب گھٹر -/۱۲/۵
میر عطا اللہ صاحب قلعہ صوبہ سنگھ -/۲/۵
عبدالرحمٰن صاحب ٹھیکیدار لنگاہ شہباز بہاول پور -/۸/۵
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب جھول رحیم یار خاں بہاولپور -/۸/۷
منشی عبدالحمید الدین احمد صاحب دفتر محاسب -/۲۷
قاضی عبدالرحمٰن صاحب نظارت علیا -/۸/۲۰
اہلیہ صاحبہ بابا فضل محمد صاحب دوکاندار دارالفضل -/۲/۵
شیر محمد صاحب ناصر آباد -/۷
چوہدری شاہ دین صاحب کوٹ احمدیاں -/۵
" محمد عبداللہ صاحب " -/۶/۵
" شاہ محمد صاحب مرالہ گجرات -/۸/۵
منشی محمد روشن صاحب مدرس بدو ملہی -/۴/۵
غلام محمد خانصاحب کھلول چاہ ڈیرہ غازیخان -/۷
اہلیہ صاحبہ شیخ عبدالمجید صاحب گوجرانوالہ -/۸/۶
مرزا غلام نبی صاحب چغتائی " -/۳۲
بابو رفیع الزمان صاحب کراچی -/۴۳
سید محمود صاحب " -/۴۵
شیخ سردار احمد صاحب " -/۱۳/۵

ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب جوہو -/۱۰۰
ڈاکٹر محمد حسین صاحب معہ اہلیہ و بچگان و برادر آگرہ -/۴۶
رسالدار غلام محمد صاحب دوالمیال جہلم -/۱۰/۳۰
منشی میر محمد صاحب انسپکٹر اشتمال اراضی کنڈیالی خوشاب -/۸/۷
شریف احمد صاحب کانپور -/۷
ڈاکٹر بشیر احمد صاحب " شاد -/۵/۵
محمد اسحاق صاحب جودھپور -/۲/۵
فاطمہ بی بی صاحبہ سری پاڑہ بنگال -/۱۰/۵
عبدالمجید صاحب کواپریٹو انسپکٹر حال قصور -/۸/۱۶
چوہدری غلام احمد صاحب چک ۹۸ شمالی -/۱۲/۶
بابو محمد ابراہیم صاحب سگنیلر برما -/۱۵
نور احمد خانصاحب کھیوڑہ -/۷
مستری عبدالعزیز صاحب دارالبرکات -/۶
منشی کظیم الرحمٰن صاحب دفتر امور عامہ -/۱۴/۵
چوہدری ہدایت خانصاحب دربان -/۵
" مبارک علی صاحب دیال گڑھ -/۵
عبدالسنور صاحب پسر شیخ عبدالحمید صاحب لدھیو -/۸
سلمیٰ بیگم بنت " " " " -/۸
میاں اللہ دتہ صاحب شیر فروش لاہور -/۳۳
شمس الدین صاحب فیروز الدین صاحب۔ ام کلثوم سلطان پورہ لاہور -/۸/۴۹
اہلیہ و بچگان ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب لاہور -/۴/۱۱
غلام محمد صاحب چک ۶ علی پور لاہور -/۴/۵
محمد الدین صاحب ولد غوث محمد صاحب دارالانوار -/۵
صوفی محمد دین صاحب سیالکوٹ شہر -/۱۴/۵
میاں احمد دین صاحب کوئٹہ -/۲۰
بابو محمد اقبال صاحب " -/۶/۵
چوہدری غلام نبی صاحب چک $\frac{۳۰}{۱۰\text{R}}$ -/۱۲
" عطا محمد صاحب " -/۸/۵
" محمد عبداللہ صاحب " -/۲/۵
مولوی برکت علی صاحب لائق لدھیانہ -/۳۵
ماسٹر عبدالکریم صاحب مدرس صادق آباد -/۴۰
عبدالحمید صاحب جالندہری حال سوڈان -/۸
محمد عبدالعظیم صاحب مونگھیر -/۱۴
مستری جان محمد صاحب ناصر آباد -/۱۰

(باقی)

ایک رکن مجلس خدام الاحمدیہ کی قابل قدر مساعی

رائن گڑھ ضلع انبالہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کے صرف ایک ہی رکن فیاض محمد خانصاحب ہیں۔ صاحب موصوف مجلس کے بڑے سرگرم ممبر ہیں۔ آمد بالکل محدود ہونیکے باوجود خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ انکی مساعی کی مختصر رپورٹ اسلئے شائع کی جا رہی ہے۔ تاکہ دوسری مجالس بھی اسطرف متوجہ ہوں۔ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے پروگرام پر اپنے اخلاص اور اپنی ہمت کے مطابق عمل کرکے خدا تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔ فیاض محمد خانصاحب نے مندرجہ ذیل رقوم خدمت خلق کے کاموں پر صرف کیں۔

سبیل پانی	مدرسہ تعلیم القرآن	درستی سڑک شارع عام	امداد یتامیٰ	طبی امداد	ڈاک برائے تبلیغ	تبلیغی سفر
-/-/۸	-/-/۱۲	-/-/۲	-/-/۵	-/-/۱۵	-/-/۲	-/-/۳

کل رقم:- -/-/۴۷ امید ہے۔ کہ دوسری مجالس اور اراکین بھی انکے نمونہ پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔

خلیل احمد سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق احباب اور عہدیداران جماعت کی توجہ کے لئے ضروری اعلان

ہمارے جلسہ سالانہ کی اہمیت کسی احمدی فرد پر مخفی نہیں ہے۔ کیونکہ ہر سال اس کی برکات اور فیوض سے جماعت کا کثیر حصہ بہرہ اندوز ہوتا رہتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی بنیاد اسی امر پر رکھی تھی۔ کہ لوگ بکثرت جلسہ سالانہ میں شریک ہو کر سال بھر کی روحانی کسالتوں اور زنگوں کو ایک وقت میں جمع ہو کر جو کچھ عرصہ کے لئے قادیان کی مقدس زمین اور حضرت امام سے جدا رہنے کے سبب لگ جاتے ہیں دُور کر کے از سر نو اپنے ایمانوں کو تازہ کر لیا کریں۔

چنانچہ ہر سال جماعت کا کثیر حصہ جلسہ سالانہ پر آکر اپنی اپنی استعداد کے مطابق اس کے فیوض اور برکات سے حصہ پاتا رہتا ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ ہمارا جلسہ سالانہ ہماری روحانی تر و تازگی کے لئے کسقدر اہم اور ضروری چیز ہے۔ لیکن اس کو کامیاب اور با رونق بنانے کیلئے سب سے زیادہ ہماری مالی قربانی کی ضرورت ہے۔ جو چندہ جلسہ سالانہ کی صورت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے علیحدہ طور پر وصول کیا جاتا رہا ہے۔

اس چندہ کی ادائیگی اسی طرح لازمی اور ضروری ہے جس طرح چندہ عام حصہ آمد کی۔ اور پھر اس چندہ کے متعلق بین طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء میں فیصلہ فرما دیا ہوا ہے۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ بھی لازمی چندہ ہے۔ پس اس چندہ کی ادائیگی۔ اور وصولی میں کوتاہی کرنا اسی طرح قابل مواخذہ ہے۔ جس طرح دیگر لازمی چندوں میں کوتاہی کرنا۔

اس چندہ کی اہمیت کے پیش نظر کسی مستقل اور علیحدہ تحریک کی احباب اور عہدیداران کیلئے چنداں ضرورت تو نہ ہونی چاہیئے تھی۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ گذشتہ دو ماہ میں بلحاظ بجٹ جو اس چندہ کی وصولی ہونی چاہیئے تھی وہ نہیں ہوئی جس سے ظاہر ہے۔ کہ احباب عہدیداران مقامی اس چندہ کی ادائیگی اور وصولی میں پوری توجہ نہیں فرماتے۔ بلکہ اس کی وصولی اور ادائیگی کو کسی آئندہ وقت پر ملتوی رکھ دیتے ہیں۔ اگر یہ چندہ ماہ بماہ دیگر لازمی چندوں کی طرح وصول ہوتا رہے۔ تو احباب کو بھی ادائیگی دوبھر نہ ہو۔ اور مرکز کو بھی بروقت روپیہ میسر نہ ہونے کی وجہ سے تنگ وقت میں جلسہ کا انتظام کرنے میں دقت نہ اٹھانی پڑے۔

اسلئے احباب اور عہدیداران جماعت کو خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اپنے ذمہ کا واجب الادا چندہ جلسہ سالانہ جو ایک ماہ کی آمد پر پندرہ فی صدی شرح سے مقرر کیا گیا ہے۔ ایک دو ماہ کے اندر یکمشت یا آخیر نومبر تک بذریعہ اقساط ماہ بماہ ادا فرما دیں۔

عہدیداران جماعت کا فرض ہے کہ وہ ہر ایک شخص کے چندہ جلسہ سالانہ کی باشرح مقدار رقم ایک دو ماہ کے اندر یا آخیر نومبر تک ماہ بماہ بذریعہ اقساط وصولی کا مؤثر طریق سے انتظام کریں اس غرض کیلئے مرکز سے جو فارم چندہ جلسہ سالانہ جماعتوں میں بھیجے ہوئے ہیں۔ ان کو جلد سے جلد پُر کر کے دفتر ہذا میں بھجوائے جائیں۔ تاکہ مرکز میں بھی اس چندہ کے متعلق کنٹرول رکھا جا سکے۔

یہ یاد رہے۔ کہ اگر اس چندہ کی وصولی میں عہدیداران جماعت مقامی نے سستی سے کام لیا۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ بہت سے لوگ اس چندہ کی ادائیگی سے محروم ہو جائیں گے۔ جس کی تمام تر ذمہ واری عہدیداران جماعت مقامی پر ہوگی۔ کیونکہ آخیر وقت میں یکمشت چندہ ادا کرنا مشکل ہو جایا کرتا ہے۔ پھر سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں رہتا۔ کہ لوگ اس مبارک چندہ کے تارک ہو کر ثواب سے محروم ہوں۔ زمیندار احباب اور جماعتوں کو بھی اس طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ چندہ جلسہ سالانہ کا بیشتر حصہ فصل ربیع کی پیداوار سے ادا کیا جا سکتا ہے۔ سو فصل ربیع کی پیداوار وہ حاصل کر چکے ہوئے ہیں۔ اس لئے اس فصل کے غلہ سے زیادہ سے زیادہ باشرح چندہ جلسہ سالانہ وصول ہو جانا چاہیئے۔ ناظر بیت المال

تبلیغ اندرون ہند

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

کلکتہ

مولوی ظل الرحمن صاحب مبلغ نے روزانہ درس تدریس کے علاوہ بیس آدمیوں کو پرائیویٹ ملاقات کے ذریعہ تبلیغ کی۔ ڈائمنڈ ہاربار ایک دن کیلئے بسلسلہ تبلیغ گئے۔ ایک سعید روح بعیت کر کے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئی۔

بھدرواہ

مولوی محمد حسین صاحب مبلغ نے یکم تا ۱۸ وفا پانچ مقامات کا دورہ کیا۔ سات تربیتی درس قرآن کریم۔ حدیث۔ کتب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دیئے۔ اکتیس ۳۱ اشخاص کو تبلیغ بذریعہ ملاقات کی۔ ایک مناظرہ بھی کیا۔

ادرحمہ

مولوی محمد دین صاحب مبلغ نے یکم تا ۸ وفا ۲ لیکچر دیئے۔ چھ تربیتی درس قرآن کریم۔ حدیث۔ ذکر حبیب سے دیئے۔ دو مقامات کا دورہ کیا۔ چار اشخاص بیعت کر کے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے۔

صالح نگر

مولوی عبدالرحیم صاحب ملکانہ نے انفرادی طور پر چالیس آدمیوں کو پیغام احمدیت پہنچایا۔ ایک پبلک جلسہ منعقد کر کے تقریر کی۔ اور بعض اعتراضات کے جواب دیئے۔

شاہ مسکین

امیر جماعت احمدیہ شاہ مسکین ولایت شاہ صاحب لکھتے ہیں۔ ۵، ۶ وفا۔ جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ہوا۔ مرکز سے گیانی واحد حسین صاحب اور مولوی شیخ عبدالقادر صاحب نے شمولیت فرمائی۔ لاہور سے میاں عبدالعزیز صاحب و میاں عبدالرحمن صاحب ناصر۔ ملک احمد حسن صاحب شامل ہوئے۔

بھاکا بھٹیاں

مرکز کی طرف سے برائے شمولیت مولوی ابوالعطاء صاحب اور مولوی عبدالقادر صاحب بھیجے گئے۔ ۹ تاریخ مولوی عبدالقادر صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تقریر کی۔ ایک غیر احمدی کے آیت بل رفعہ اللہ الیہ کا مطلب پوچھنے پر مولوی ابوالعطاء صاحب نے وفات مسیح ناصری پر تقریر کی۔ ۔۔ جولائی کو موضع کلیاں میں مولوی ابوالعطاء صاحب نے تربیتی لیکچر احمدیت کی تعلیم کے متعلق دیا۔ اسی دن خانقاہ ڈوگراں میں پبلک جلسہ کر کے مولوی عبدالقادر صاحب نے "اسلام عالمگیر مذہب ہے" کے موضوع پر اور مولوی ابوالعطاء صاحب نے "صداقت آنحضرت صلعم" کو ثابت کرتے ہوئے بتایا۔ کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔

سید والہ ضلع شیخوپورہ

مسجد احمدیہ میں باقاعدہ قرآن مجید کا درس دیا جاتا ہے۔ مختلف محلوں میں بذریعہ تقاریر پیغام پہنچا کر لوگوں پر اتمام حجت کی گئی۔ احباب جماعت دیہات میں بھی تبلیغ کیلئے جاتے ہیں۔ ایک میلہ پر بھی تبلیغ کیلئے وفد گئے۔ اور بہت سے ٹریکٹ خواندہ احباب میں تقسیم کئے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۲ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ ترکی اور بلغاریہ کی سرحد پر جرمن فوجیں جمع ہو رہی ہیں۔ ہوائی اڈے تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ اور مضبوط قلعہ بندیاں کی جا رہی ہیں۔ جرمن انجنیئر رات دن قلعہ بندی میں مصروف ہیں۔ اس سے قیاس کیا جاتا ہے کہ ہٹلر کی نگاہ باسفورس کے مشہور بحری اڈے پر ہے اور اس کے لئے عنقریب ترکی پر حملہ کرنے والا ہے۔ یہ بھی خیال ہے کہ جرمن عنقریب ڈاکر اور بعض دیگر افریقن بندرگاہوں پر قبضہ کریں گے تا ہندوستان اور امریکہ کے رستوں کو پر خطر بنا سکیں۔

لنڈن ۱۲ جولائی۔ روس کے محکمہ اطلاعات نے اعلان کیا ہے کہ جرمنوں نے جنگ میں زہریلی گیس کا استعمال شروع کر دیا ہے۔ لیکن جرمنی کی طرف سے اس کی تردید کی گئی ہے۔ روسیوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ۱۹ روز میں دس لاکھ جرمن ہلاک یا مجروح ہو چکے ہیں۔

لاہور ۱۲ جولائی۔ ڈاکٹر ستیہ پال صاحب ایم۔ ایل۔ اے سابق صدر پنجاب پراونشل کانگرس نے حکومت پنجاب کو لکھا ہے کہ زخمی سپاہیوں کی دیکھ بھال اور خدمت کے لئے میں سمندر پار جانے کے لئے تیار ہوں۔ آپ کانگرس اور اسمبلی دونوں سے مستعفی ہو گئے ہیں۔

امرتسر ۱۲ جولائی۔ ایک شخص جس کا نام فیروز تھا کسی نے چھرا گھونپ دیا۔ اور وہ بازار میں گر کر مر گیا۔ فرقہ وار فساد کے احتمال کو روکنے کے لئے فوراً دفعہ ۱۴۴ لگا دی گئی۔ اور کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔ شام کے ۸½ بجے سے صبح کے ۵ بجے تک کوئی گھر سے نہیں نکل سکتا۔ باہر سے بھی پولیس بلائی گئی ہے۔ پانچ ہندو اور ایک سکھ کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اعلان کیا ہے کہ آگ لگانے اور لوٹ مار کرنے والے کو گولی کا نشانہ بنا دیا جائیگا۔

ماسکو ۱۲ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ روس کے مختلف مقامات سے اس وقت اسی لاکھ فوج سٹالن لائن کی طرف جرمنوں کے مقابلہ کے لئے بڑھ رہی ہے۔ اور اس محاذ پر عنقریب شدید جنگ ہونے والی ہے۔

یروشلم ۱۲ جولائی۔ کل آدھی رات کے وقت جنگ کو ختم کرنے کے احکام جاری کر دیئے گئے۔ جبکہ وشی گورنمنٹ کا صلح کا وفد اتحادی ہاتھوں میں پہنچ گیا دونوں حکومتوں نے اعلان کیا ہے کہ جنگ عارضی طور پر بند کی گئی ہے۔ اور صلح کی شرائط پر گفت و شنید شروع ہے

لنڈن ۱۲ جولائی۔ معلوم ہوا ہے جاپانی حملہ کے پیش نظر روس نے مشرقی سائبیریا میں بیس اور چالیس لاکھ کے درمیان فوج جمع کر دی ہے۔ اور اب شاید یہ حملہ نہ ہو۔ تاہم یہ بعید نہیں کہ جاپان مستقبل قریب میں ایسٹ انڈیز پر حملہ کر دے۔ جاپانی فوجیں ہند چینی کے قریب جمع ہو رہی ہیں۔

لنڈن ۱۲ جولائی۔ کل ہندوستان کے ڈیڈ لاک کے سوال پر دارالعوام میں بحث ہوئی۔ ایک لیبر ممبر نے کہا کہ کیا بین الاقوامی حالات میں تغیرات کے پیش نظر ہندوستان کے سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا جائے گا۔ اور کیا وزیر ہند پھر ایک بار ہندوستان کے سیاسی لیڈروں سے ڈیڈ لاک دور کرنے کی اپیل کریں گے۔ وزیر ہند نے کہا کہ بین الاقوامی تبدیلیوں کا ہندوستان پر کوئی اثر نہیں۔ اور میں ہندوستان کے متعلق کوئی نیا بیان نہیں دے سکتا۔

لنڈن ۱۳ جولائی۔ برطانیہ اور روس میں مل جل کر کام کرنے کے متعلق ایک سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ جس پر کل رات ماسکو میں دستخط ہو گئے۔ اس کی دو دفعات ہیں ایک یہ کہ روس اور برطانیہ کی دونوں حکومتیں وعدہ کرتی ہیں کہ نازیوں سے جنگ کرنے میں ایک دوسری کی ہر ممکن مدد کریں گی۔ دوسری دفعہ یہ ہے کہ یہ بھی وعدہ کیا جاتا ہے کہ اس لڑائی کے دوران میں دشمن سے کسی قسم کی بات چیت یا عارضی صلح ایک دوسرے کے مشورہ کے بغیر نہ کی جائے گی۔ برطانیہ کی طرف سے برطانوی ایلچی نے اور روس کی طرف سے مسٹر مولوٹاف نے دستخط کئے۔

لنڈن میں اس معاہدہ کے متعلق بتایا گیا ہے کہ اس کا مقصد یہ ہے کہ لڑائی پورے زور کے ساتھ لڑی جائے برطانیہ اور روس کے فوجی مشنوں کے بھیجے جانے کے بعد اس سمجھوتہ سے پتہ لگتا ہے کہ دونوں حکومتیں ایک دوسرے کو زیادہ سے زیادہ مدد دینے کی کوشش کر رہی ہیں

لنڈن ۱۳ جولائی۔ روس کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کل کوئی اہم واقعہ نہیں ہوا۔ رات کو دشمن کے ہوائی اڈوں اور دوسرے اہم مقامات پر بم برسائے گئے۔ کل فن لینڈ کی راجدھانی پر بھی حملہ کیا گیا۔ جرمنوں نے دعویٰ کیا ہے کہ یوکرائن کی راجدھانی کے قریب ان کی فوجیں پہنچ گئی ہیں۔ غیر ممالک کے ماہرین کا بیان ہے کہ روسی رجمنٹیں بہت اچھا کام کر رہی ہیں۔

لنڈن ۱۳ جولائی۔ کل رات انگریزی بمبار جرمنی کے سمندری اڈوں۔ صنعتی علاقوں اور جہاز بنانے کے کارخانوں پر اڑے اور آگ لگا دینے والے بم گرائے جن سے بہت زور کی آگ بھڑک اٹھی۔ اس حملہ سے دو جہاز واپس نہیں آئے

لنڈن ۱۳ جولائی۔ کل رات دشمن کے ہوائی جہازوں نے کنارے کے مقامات پر سرگرمی دکھائی۔ مگر کوئی نقصان نہ ہوا۔ نہ جانی نہ مالی۔

لنڈن ۱۳ جولائی۔ مسٹر روزویلٹ نے ایک کانفرنس بلائی ہے جس میں اس بات پر غور کیا جائے گا کہ امریکن فوج کو باہر بھیجنے میں جو پابندیاں ہیں ان کو کس طرح دور کیا جا سکتا ہے۔

لنڈن ۱۳ جولائی۔ شام میں جو وشی حکومت سے سمجھوتہ ہو گا۔ اس کی منظوری قاہرہ اور بیروت سے دی جائے گی شام کی برطانوی فوجوں کے کمانڈر نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہمیں شام میں لڑائی لڑنے پر دکھ ہوا۔ مگر یہ لڑائی ضروری تھی۔ ہم نے برطانیہ کے پرانے دوست کی عزت کو بچانے کی پوری کوشش کی۔ مگر ساتھ ہی اپنی حفاظت کا بھی خیال رکھا

کلکتہ ۱۳ جولائی۔ آج یہاں پوربی ریاستوں کے نمائندوں کا جلسہ ہوا۔ جس میں تجویز کی گئی کہ ایک ہوائی جہاز کے لئے چندہ جمع کیا جائے۔ نیز یہ کہ ان ریاستوں کے لئے ایک ہائی کورٹ بنائی جائے۔

پونہ ۱۳ جولائی۔ یہاں ایک ایسی کانفرنس ہونے والی ہے۔ جو کسی پارٹی سے تعلق نہیں رکھتی۔ سر سپرو اس کے پریذیڈنٹ ہوں گے۔ بہت سے لیڈروں نے اس میں شامل ہونے پر آمادگی ظاہر کر دی ہے۔ اس کانفرنس کے سیکرٹری سر جگدیش پرشاد دنگل کو پونہ پہنچیں گے۔

احمد آباد ۱۳ جولائی۔ یہاں بارش کا زور کم ہو گیا ہے۔ اور آس پاس کے علاقہ میں جو پانی چڑھ گیا تھا۔ وہ اتر رہا ہے۔

دہلی ۱۳ جولائی۔ ہندوستان کے نمک بنانے کے کارخانوں سے کہا گیا ہے کہ وہ خالی وقت میں جنگی ضروریات کی چیزیں بنانا شروع کر دیں۔ یہ کارخانے گنے کے موسم میں گنے پینے کے بعد چھ ماہ بند رہتے ہیں۔ گورنمنٹ چاہتی ہے کہ ان سے بھی فائدہ اٹھایا جائے۔

انقرہ ۱۲ جولائی۔ ٹرکش ریڈیو کو معلوم ہوا ہے کہ تمام جرمن مقبوضہ ممالک میں ۲۰ جولائی کو نازیوں کے خلاف زبردست مظاہرے ہوں گے۔ اس سلسلے میں برلن ریڈیو نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ جرمن فوجوں کو اور جنگ کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

پشاور ۱۲ جولائی۔ فرنٹیئر گورنمنٹ نے کوہاٹ کے دو اخباروں "الاسلام" اور "آزاد" سے قابل اعتراض مضامین کی اشاعت کی بنا پر علی الترتیب ایک ہزار اور پانصد روپے کی ضمانتیں طلب کی ہیں ÷

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی